گیم کھیلنے والوں کو تلاش کرنے کا کام سکھانا کیسا؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک پاکستانی شخص نے کمپنی بنائی ہے،.جس کے لئے وہ لوگوں کو تیار کررہا کہ لوگ ہمارے پاس آئیں، ہم لوگوں کو بیرون ملک گیمز کھیلنے والے لوگوں کو تلاش کرنا سکھائیں گے۔ کمپنی یہ کام فری سکھائے گی،اس کام کو سیکھنے کے بعد سیکھنے والے کو ایک لنک دیا جائے گا ،.جس کے ذریعہ سے وہ بیرون ملک گیمز کھیلنے والے لوگوں کو تلاش کرے گا اور جتنے لوگ اس شخص کے لنک کے ذریعہ سے گیمز کھیلیں گے، کمپنی ہر شخص کے بدلے ساڑھے پانچ ڈالر(5.50ڈالر)اس شخص کو دے گی، اب سوال یہ ہے کہ کمپنی کا یہ کام سکھانا کیسا؟اور لوگوں کا ان لنکس کے ذریعہ سے کمائی کرنا کیسا؟

نوٹ: سائل نے بیان کیا کہ یہ گیمز بے پردگی، میوزک،جوا، وغیرہ غیر شرعی اُمور پر بھی مشتمل ہوتی ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہماری شریعت اسلامیہ کے مہذّب ومذہّب (یعنی سنہری)اُصول و ضوابط گناہوں کا مکمل انسداد اور روک تھام کرتے اور بدی کے لئے کوئی رخنہ باقی نہیں چھوڑتے، ان اُصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ گناہ کرنا تو دور کی بات اس پر رضا مندی اور اس میں تعاون بھی ناجائز وگناہ ہے، نیز مسلمانوں کی طرح غیر مسلموں کی بھی معاصی پر اعانت (مدد) جائز نہیں کہ کفار بھی مسلمانوں کی طرح فروعات (شرعی احکامات) کے مکلّف ہیں، ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء ایسے ہی حرام ہیں، جیسے مسلمانوں پر حرام ہیں، لہٰذا سوال میں بیان کی گئی صورت میں کسی کمپنی کا ایسے افراد اور لنک تیار کرنا، جن کے ذریعہ سے لوگ (خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) بے پردگی، میوزک، جُوا اور مقاصدِ شریعت کے خلاف اُمور پر مشتمل گیمز کھیلیں، یہ یقیناً گناہ پر رضامندی،گناہ کی دعوت دینا اور اس میں تعاون کرنا ہے اور یہ سب اعمال شرعاًناجائز وگناہ ہیں۔

نیز ایسے لنکس کے ذریعہ سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی ناجائز و حرام ہے کہ ان لنکس کے ذریعہ سے معاصی پر مدد کی جاتی ہے اور معاصی پر مدد کرنا گناہ ہے اور گناہ کے کام پر اجارہ شرعاً جائز نہیں، لہٰذا ایسے لنکس کے ذیعہ سے حاصل ہونے والی کمائی حلال نہیں ہوگی۔

گناہ پر تعاون نہ کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔ (القرآن الکریم، پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 2)

مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت امام ابو بکر احمد بن علی جَصَّاص رازی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 370ھ/980ء) لکھتے ہیں: "نهي عن معاونة غيرنا على معاصي الله تعالى" ترجمہ: (اس آیتِ مبارکہ میں) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (احکام القرآن للجصاص، جلد 2، صفحہ 381، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

گناہ کی دعوت دینے سے گناہ گار ہونے کے متعلق صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ اور مسند احمد وغیرہم کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والنظم للمسلم: "من دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا" ترجمہ: جو کسی کو امرِ ضلالت کی طرف بلائے، جتنے اس کے بلانے پر چلیں، ان سب کے برابر اس پر گناہ ہوگا اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم، جلد 4، صفحہ 2060، دار احیاء التراث العربی)

محیط برہانی، بحر الرائق شرح کنز الدقائق، فتح القدیر اور فتاوٰی عالمگیری میں ہے: والنظم للاول: "الاعانة على المعاصي والفجور والحث عليها من جملة الكبائر" ترجمہ: گناہوں اور فسق و فجور کے کاموں پر مدد کرنا اور اس پر ابھارنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (المحیط البرھانی، جلد 08، صفحہ 312، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

گناہ پر معاونت کسی کی جائز نہیں، خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان، چنانچہ امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "معاملت مجردہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے، جبکہ اس میں نہ کوئی اعانت کفر یا معصیت ہو نہ اضرار اسلام و شریعت، ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام ہے، چہ جائیکہ کافر، قال

تعالیٰ: (وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ) گناہ و ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔" (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ433، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

کفار بھی فروعات کے مکلف ہیں، چنانچہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "الراجح علیہ الاکثر من العلماء علی التکلیف لموافقتہ لظاھر النصوص فلیکن ھذا ھو المعتمد" ترجمہ: راجح وہ ہے جو اکثر علمائے کرام کا مؤقف ہے کہ کفار (احکام شرع کے) مکلف ہیں، اس لیے کہ نصوص کے ظاہر کے موافق یہی ہے، لہٰذا اسی پر اعتماد کرنا چاہیے۔ (نسمات الاسحار، صفحہ 61، مطبوعہ ادارۃ القرآن، کراچی)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "صحیح یہ ہے کہ کفار بھی مکلّف بالفروع ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ382، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

محرمات کی حرمت کفار کے حق میں بھی ثابت ہوگی، چنانچہ ردالمحتار علی درمختار میں ہے: "لأن الصحيح من مذهب أصحابنا أن الكفار مخاطبون بشرائع، وهي محرمات، فكانت ثابتة فی حقهم أيضا" ترجمہ: ہمارے مذہب کا صحیح قول یہ ہے کہ کفار احکام شرع کے مخاطب ہیں اور وہ محرمات ہیں، لہٰذا یہ حرمت ان کے حق میں بھی ثابت ہوگی۔ (رد المحتار، کتاب البیوع، جلد5، صفحہ228، دار الفکر بیروت)

معاصی پر اجارہ کے ناجائز ہونے کے متعلق شمس الائمہ، امام سَرَخسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: "ولا تجوز الاجارة علی شیئ من الغناء والنوح والمزامیر والطبل وشیئ من اللهو لأنه معصية **والاستئجار علی المعاصی باطل**، فان بعقد الاجارة یستحق تسلیم المعقود علیه شرعاً **ولا یجوز ان یستحق علی المرأ فعل به یکون عاصیاً شرعاً**" ترجمہ: اور گانے باجے، نوحہ، مزامیر، طبل بجانے اور کسی بھی لہو لعب کے کام پر اجارہ جائز نہیں، کیونکہ یہ گناہ ہے اور گناہوں پر اجارہ کرنا باطل ہے، کیونکہ عقد اجارہ کے سبب معقود علیہ (جس چیز پر اجارہ کیا گیا ہے) کو سپرد کرنے کا شرعاً استحقاق ثابت ہوجاتا ہے اور یہ جائز نہیں کہ کسی شخص پر ایسے فعل کا استحقاق ثابت ہو جس سے وہ شرعاً گنہگار ہوجائے۔ (المبسوط للسرخسی، جلد16، صفحہ38، دار المعرفہ، بیروت)

ناجائز کام کرنے پر ملنے والی اجرت کے حرام ہونے کے متعلق علامہ شیخی زادہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1078ھ/1667ء) لکھتے ہیں: "**لایجوز اخذ الاجرة علی المعاصی** کالغناء والنوح والملاهی ۔۔۔ وان اعطاه الاجر وقبضه لایحل له" ترجمہ: گناہ کے کاموں پر اجرت لینا جائز نہیں، جیسے گانے باجے، نوحہ اور تمام لہو و لعب کے

کام۔ ۔ ۔ اور اگر کسی نے اجرت دی اور اس نے قبضہ کرلیا تو وہ اجرت اس کے لیے حلال نہیں۔ (مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر، جلد02، صفحہ384، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحمۃُ اللہ تعالٰی عَلَیہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”حرام فعل کی اجرت میں جو کچھ لیا جائے، وہ بھی حرام کہ اجارہ نہ معاصی پر جائز ہے، نہ اطاعت پر۔“ (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ187، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0056

تاریخ اجراء: 23صفر المظفر1447ھ/18اگست2025ء